عَنْ حَدِيْثٍ رَوَاهُ بِنْدَارٌ عَنِ ابْنِ الْمَهْدِيِّ ----- فَقَالَ هٰذَا كَذِبٌ وَاَنْكَرَهٗ اَشَدَّ الْاِنْكَارِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الدَّوْرَقِيُّ ----- فَرَاَيْتُ يَحْيٰى لَا يَعْبَاءُ بِهٖ وَيَسْتَضْعِفُهٗ قَالَ وَرَاَيْتُ الْقَوَارِيْرِيَّ لَا يَرْضَاءُ بِهٖ ۔ (تہذیب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۱۷۲،۱۷۱)۔

یعنی عمر بن علی نے حلف اُٹھاکر کہا کہ یہ راوی ہر اس روایت میں جو وہ یحییٰ سے روایت کرتا تھا جھوٹ بولتا تھا۔ علی بن المدینی نے اس راوی کی اُس روایت کی جو اس نے ابن مہدی سے لی ہے کذب قرار دیا۔ یحییٰ ابن معین نے اس راوی کو بے وقعت اور ضعیف قرار دیا ہے اور اسے قواریری نے بھی پسندیدہ راوی قرار نہیں دیا۔ اسی طرح اس روایت کا دوسرا راوی یزید بن ہارون ہے، اس کے متعلق یحییٰ بن معین کا قول یہ ہے کہ یَزِيْدُ لَيْسَ مِنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّهٗ لَا يُمَيِّزُ وَلَا يُبَالِيْ عَمَّنْ رَوٰى۔ (تہذیب التہذیب ابن حجر عسقلانی جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۸) کہ یہ راوی تو حدیث کے جاننے والوں میں سے تھا ہی نہیں۔ کیونکہ نہ یہ تمیز کرتا تھا اور نہ پرواکرتا تھا کہ کس سے روایت لے رہا ہے۔ پس یہ "چار کونسل" والی روایت بھی ناقابلِ اعتبار ہے۔

حیاتِ مسیح کی سولھویں دلیل

يَنْزِلُ اَخِيْ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَآءِ عَلٰى جَبَلِ اَفِيْقَ۔ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۸ مصری)

جواب ۱: ۱۔ یہ بے سند قول ہے۔

۲۔ صاحب کنز العمال نے اسے ابن عساکر کی طرف منسوب کیا ہے کیونکہ اس کے آگے "کر" کے حروف درج ہیں اور ابن عساکر کے متعلق شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی اپنے رسالہ عجالہ نافعہ صفحہ ۸۰ پر تحریر فرماتے ہیں:۔ "وطبقہ رابعہ احادیثے کہ نام ونشان آنہا، در قرونِ سابقہ معلوم نبود ومتاخران انرا روایت کردہ اند۔ پس حال آنہا از دو شق خالی نیست یا سلف تفحص کردند وآنہارا اصلے نیافتہ اند تامشغول بروایت آنہا مے شدند۔ یا۔ یافتند و دراں قدحے وعلتے دیدند کہ باعث شد ہمہ انہارا برترک روایت انہا وعلیٰ کل تقدیر ایں احادیث قابلِ اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملے بآنہا تمسک کردہ شود وَ لَنِعْمَ مَا قَالَ بَعْضُ الشُّيُوْخِ فِيْ اَمْثَالِ هٰذَا ؎

فَاِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِيْ فَتِلْكَ مُصِيْبَةٌ
وَاِنْ كُنْتَ تَدْرِيْ فَالْمُصِيْبَةُ اَعْظَمُ

وایں قسم احادیث راہ بسیارے از محدثین زدہ است ----- دریں قسم احادیث کتب بسیار مصنف شدہ اند برخے را بشماریم کتاب الضعفاء لابن حبان ----- تفسیر ابن جریر ----- تصانیف ابن عساکر"

یعنی طبقہ رابعہ وہ حدیثیں ہیں جن کا نام ونشان پہلے قرنوں میں معلوم نہیں تھا اور متاخرین نے روایت کی ہیں تو ان کا حال دو شقوں سے خالی نہیں، یا سلف نے تفحص کیا اور انکی اصل نہ پائی کہ ان کی روایت سے مشغول ہوتے۔ یا انکی اصل پائی اور ان میں قدح اور علت دیکھی کہ روایت نہ کیا اور دونوں طرح یہ حدیثیں قابلِ اعتبار نہیں کہ کسی عقیدہ کی اثبات پر یا عمل کرنے کو ان سے سند لیں اور کسی بزرگ نے ان جیسوں کے متعلق

کیا خوب شعر فرمایا ہے کہ اگر تو تجھے علم نہ ہو تو یہ مصیبت ہے لیکن اگر تجھے علم ہو تو یہ مصیبت اور بھی بڑھ جاتی ہے
اس قسم کی حدیثوں نے بہت سے محدثین کی راہبری کی ہے۔ اس قسم کی حدیثوں کی کتابیں بہت تصنیف ہوئی ہیں۔ تھوڑی سی ہم بیان کرتے ہیں۔ کتاب الضعفاء لابن حبان ..... تفسیر ابن جریر ...... ابن عساکر کی جملہ تصانیف۔

پس یہ روایت ابن عساکر میں ہونے کے باعث ہی کمزور ہے۔

۳۔ تمہاری وہ منارۂ دمشقی کے پاس نازل ہونے والی روایت مندرجہ ترمذی، مسلم، ابوداؤد وغیرہ کہاں گئی؟

حیاتِ مسیحؑ کی سترہویں دلیل

معراج کی رات آنحضرت نے حضرت عیسیٰؑ کو دیکھا تو ان کا حُلیہ عُروہ بن مسعود کی طرح بیان فرمایا (رواہ مسلم بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الرویاء باب فی المعراج بروایت ابوہریرہ) (مسلم کتاب الایمان باب الاسراء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السموٰت وفرض الصلوٰۃ بروایت جابر جلد ۱ صفحہ ۹۴) اور مسلم میں دوسری جگہ جہاں آخری زمانہ میں نزول مسیح کا ذکر کیا ہے، وہاں بھی اس کا حُلیہ "كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ" (عروہ بن مسعود کی طرح) بیان فرمایا ہے پس ثابت ہوا کہ مسیح ایک ہی ہے (محمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۵۵۲ بار دوم)۔

جواب:۔ تمہاری پیش کردہ دونوں روایتیں ضعیف ہیں:۔

پہلی روایت:، یہ روایت مسلم جلد ۱ صفحہ ۹۴ مصری میں ہے۔ اس کا ایک راوی ابوالزبیر محمد بن مسلم مکی ہے جو ضعیف ہے اس کے متعلق لکھا ہے۔ كَانَ اَيُّوْبُ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ الزُّبَيْرِ وَاَبُو الزُّبَيْرِ اَبُو الزُّبَيْرِ ..... كَانَ يُضَعِّفُهٗ ..... قُلْتُ لِشُعْبَةَ مَالَكَ تَرَكْتَ حَدِيْثَ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ رَاَيْتُهٗ يَزْنِىْ ..... قَالَ شُعْبَةُ ..... قَدِمْتُ مَكَّةَ فَسَمِعْتُ مِنْ اَبِي الزُّبَيْرِ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَهٗ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَسَاَلَهٗ عَنْ مَسْئَلَةٍ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَافْتَرٰى عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ يَا اَبَا الزُّبَيْرِ تَفْتَرِيْ عَلٰى رَجُلٍ مُسْلِمٍ قَالَ اِنَّهٗ اَغْضَبَنِيْ قُلْتُ وَمَنْ يُغْضِبُكَ تَفْتَرِيْ عَلَيْهِ (تہذیب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۴۴۰ و ۴۴۱ و میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۳۶ و صفحہ ۴۳۷)۔

یعنی ایوب اور عینیہ کہا کرتے تھے کہ ہم سے ابوزبیر نے روایت کی ہے اور ابوزبیر بس ابوزبیر ہی ہے" یعنی وہ اسے ضعیف قرار دیتے تھے۔ ورقاء کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ سے پوچھا کہ آپ نے ابوزبیر کی روایت کو ترک کیوں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اسے زنا کرتے دیکھا ہے ..... ایکدفعہ میں مکہ میں ابوزبیر کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ میرے سامنے ابوزبیر نے ایک شخص پر افتراء کیا، اس سے پوچھا گیا کہ کیا تم ایک مسلمان پر افتراء کرنے کی جرأت کرتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں نے اس پر افتراء اس لئے کیا ہے کیونکہ اس نے مجھے غصہ دلایا تھا۔ میں نے کہا کہ کیا جو شخص تم کو ناراض کرے گا تو اس پر افتراء کریگا۔

۲۔ اس روایت کا دوسرا راوی قتیبہ بن سعید الثقفی ہے یہ بھی ضعیف ہے چنانچہ لکھا ہے۔ قَالَ الْعُقَيْلِيُّ حَدِيْثُهٗ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ مَجْهُوْلٌ فِي النَّسَبِ وَالرِّوَايَةِ وَاِسْنَادُهٗ لَا يَصِحُّ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْکُمْ ابْنُ مَرْیَمَ وَ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ (درِ منثور جلد ۲ صـ۲۴۲)

امام مذکور کا باوجود اس محولہ بالا روایت کو دیکھنے کے مِنَ السَّمَاءِ چھوڑ دینا بتاتا ہے کہ یہ حدیث کا حصہ نہیں، بعد کی ایزاد ہے۔ بہرحال حدیث نہیں۔ فَانْدَفَعَ الشَّکُّ مِنْہُ۔

حیاتِ مسیح کی گیارھویں دلیل

حدیث میں ہے اِنَّ عِیْسٰی لَمْ یَمُتْ (جامع البیان ابن جریر جلد ۶ صـ۱۹) کہ یقیناً عیسیٰؑ نہیں مرے۔

جواب:۔ ابن جریر بلحاظ حوالہ حدیث قابل استناد نہیں بوجہ ذیل:۔

شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ اپنی تصنیف عجالہ نافعہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

" اور طبقہ رابعہ وہ حدیثیں ہیں جن کا نام و نشان پہلے قرنوں میں معلوم نہیں تھا اور متاخرین نے روایت کی ہیں تو ان کا حال دو شقوں سے خالی نہیں۔ یا سلف نے تفحص کیا اور ان کی اصل نہ پائی کہ انکی روایت سے مشغول ہوتے یا انکی اصل پائی اور ان میں قدح و علت دیکھی کہ روایت نہ کیا اور دونوں طرح یہ حدیثیں قابل اعتماد نہیں کہ کسی عقیدہ کے اثبات پر عمل کرنے کو ان سے سند لیں۔ اس قسم کی حدیثوں نے بہت سے محدثین کی راہزنی کی ہے۔ اس قسم کی حدیثوں کی کتابیں بہت تصنیف ہوئی ہیں تھوڑی سی ہم بیان کرتے ہیں:۔

کتاب الضعفاء۔ لابن حبان۔ تصانیف الحاکم۔ کتاب الضعفاء للعقیلی، کتاب الکامل لابن عدی۔ تصانیف خطیب۔ تصانیف ابن شاہین اور تفسیر ابن جریر (عجالہ نافعہ صـ۶)

مراسیل حسن بصریؒ

۲۔ یہ روایت مرفوع متصل نہیں بلکہ مرسل ہے اور حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے جو تابعی تھے صحابی نہ تھے۔ مراسیل حسن بصریؒ کے متعلق لکھا ہے:۔

" مَا اَرْسَلَ فَلَیْسَ بِحُجَّۃٍ (تہذیب التہذیب جلد ۲ صـ۲۶۶) یعنی حسن بصری کی مرسل روایت حجت نہیں ہوتی۔ لہٰذا لَمْ یَمُتْ والی روایت بھی حجت نہیں، حضرت احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں:۔
لَیْسَ فِی الْمُرْسَلَاتِ اَضْعَفُ مِنَ الْمُرْسَلَاتِ الْحَسَنِ۔

(تہذیب التہذیب جلد ۷ صـ۲۰۲ و صـ۳۸۴ زیر لفظ عطاء بن ابی رباح)

غیر احمدی:۔ حضرت حسن بصریؒ کی مرسل میں تو وہی کلام کرے گا جس کو ان کے اقوال کا پورا علم نہ ہو۔ کیونکہ حسن بصریؒ نے جس قدر روایات صحابی کا نام لئے بغیر آنحضرتؐ سے کی ہیں وہ سب کی سب انہوں نے حضرت علیؓ سے لی ہیں، لیکن حجاج بن یوسف کے خوف سے انہوں نے حضرت علیؓ کا نام نہیں لیا۔

جواب ۱:۔ یہ تو حضرت حسن بصریؒ پر کسی انسان کے خوف سے حق نہ کہنے کا الزام ہے۔ ۲۔ یہ ثابت ہے کہ حضرت حسن بصریؒ نے حضرت علیؓ سے ایک حدیث بھی نہیں سنی۔ ملاحظہ ہو۔